قارئین کی ذمہ داریاں اور ایک نیا زاویہ فکر و عمل

بہرحال ہمیں اپنے اکابر و مشائخ اور معزز قارئین کی جانب سے بڑے حوصلہ افزا اور ناقابلِ شکست عزائم پر مشتمل خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ الحق کے مضامین، تحقیقات، مباحث، انتخاب، پیغام، لائحہ عمل اور راہنمائی سے بلند خیالی، تدبر اور ہوشمندی کے پودے نشو و نما پا رہے ہیں اور یہ تاثر بے غبار حقیقت کی طرح ابھرتا ہوا سامنے آتا ہے کہ الحق کے مزید فروغ و اشاعت، اس کی مزید ترویج و تعارف اور اپنے احباب و مخلصین میں اس کی مزید تقسیم و تشہیر سے قوم ملی نجاح و فلاح اور تعمیر و ترقی اور خالص اسلامی انقلاب اور نبوی راستے پر چلنے کے واضح نشانِ راہ پائے گی۔

لاریب! الحق کی روز افزوں اشاعت و ترقی، قارئین کی فکر و سوچ اور عزم و ہمت کا یہ حوصلہ افزا مرحلہ اسکے اہداف کی صحت کی ضمانت اور مطلوبہ کامیاب ردِ عمل ہے، اور اس میں شک نہیں کہ قارئین نے ایک بڑی ضرورت کا احساس کیا ہے۔ بلا شبہ مسلمانوں کے ماحول، درسگاہوں، لائبریریوں، نجی کے مجالس اور تبلیغی و اصلاحی اور مطالعاتی حلقوں اور عام پڑھے لکھے دوستوں میں اس کی خاص منصوبہ بندی سے اشاعت و استفادہ کا اہتمام کیا جائے تو اس کے مزید انقلابی نتائج اور نقد دینی ثمرات بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اب ملک کو دینِ اسلام اور نظامِ ختمِ نبوت کے تحفظ اور غلبہ و انقلاب کو نہ تھکنے والی دماغی قوتوں، نہ متزلزل ہونے والی قلبی عزیمتوں اور نہ سست ہونے والے اعضاء و جوارح رکھنے والے دینی اور اسلامی جذبوں سے سرشار سرفروشوں اور مجاہدین کی ضرورت ہے جو اللہ کے دین کی نصرت و اعانت کریں۔ نظامِ شریعت کی حفاظت، اسلامی تعلیمات کے فروغ و ترویج، دینِ اسلام کی تبلیغ اور اعدائے اسلام کی مدافعت کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ دیگر دسیوں مذہبی فرائض اور ضروریات کے احساس کے ساتھ ساتھ مسلمان اس فریضۂ منصبی سے کبھی بھی غافل نہ ہوں بلکہ اسے تمام فرائض سے مقدم اور اہم سمجھیں، اسلام کے پیروؤں اور کلمہ گویوں میں ایک ایسا رشتۂ وحدت و اتحاد قائم کریں جو تمام مصنوعی، قومی اور سیاسی اتحادات سے بالاتر ہو، اور اس کا ایک بہترین وسیلہ اور ذریعہ یہ بھی ہے کہ الحق کی اشاعت روز افزوں ہو، الحق گھر گھر پہنچے، الحق مطالعہ کی ہر میز پر موجود رہو، الحق کے مطالعہ سے قلوب میں حق کی عظمت کا ورود ہوگا تو ذہنی اور فکری اعتبار سے بھی محمدی تعلیمات اور پیغام و ہدایات کو مزید استحکام حاصل ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز

ادارہ کو یقین ہے کہ اب جبکہ الحق اپنی زندگی کے ربع صدی کے سالِ آخر کے آغاز میں قدم رکھ رہا ہے قارئین علم و مطالعہ اور ذوقِ کتب بینی کی تسکین سے بڑھ کر فکر و عمل اور اسلامی انقلاب کے میدانِ عمل و کردار

میں قدم رکھیں گے۔ اب کے روح فرسا اور دل سوز واقعات اور بدترین حالات کو سامنے رکھ کر سیماب وار بے قراری اور اپنی شرعی و اخلاقی ذمہ داری اور احساسِ مسئولیت کے پیشِ نظر اُٹھ کھڑے ہوں گے اور مسلمانوں کو دین دشمنوں اور دہریت کے نرغے سے نکالنے اور اسلامی فکر و ذہن کی تشکیل کرنے اور انہیں پنجۂ کفر و ظلم سے نجات دلانے کے لیے الحق کے لیے زیادہ سے زیادہ حلقۂ مطالعہ و استفادہ اور اس کی توسعت کا اہتمام کریں گے کہ فکری و ذہنی اور شعوری انقلاب، قومی و ملّی اور اجتماعی انقلاب کا پائیدار اور مؤثر پیش خیمہ ہوا کرتا ہے۔

حمیّتِ ایمانی اور اسلامی اخوت کی عالمگیر تحریک برپا کر دی جائے

تعلیماتِ نبوت اور حالات کا تقاضا ہے کہ اب عمل اور انقلاب کا راستہ اختیار کیا جائے حمیّتِ ایمانی اور اسلامی اخوت کی ایک عالمگیر تحریک برپا کر دی جائے، سوئے ہوؤں کو بیدار اور بیداروں کو اٹھا کر کھڑا کر کے اور کھڑے ہوؤں کو بے محابا دوڑا دیا جائے۔ حجرہ نشین زاہد، کتابی کیڑے ادیب و مصنف، دوکانوں پر بیٹھنے والے تاجر، اسباب ڈھونے والے مزدوروں، درسگاہوں کے اساتذہ، برق تقریر علماء، شعلہ بیان خطباء، سب کے سب کا ایک ہی صف میں کھڑے ہونے کا وقت یہی تو ہے۔

مسلمانوں کا اوّلین فرض ہے کہ وہ دشمنِ اسلام کو دشمنوں کے مرتبہ میں رکھیں، ان کی مخالفانہ و معاندانہ طاقت اور ان کے نشۂ غرور و تکبّر کو خاک میں ملا دیں۔ حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پیغام کو عام کریں کہ اے فرزندانِ توحید! آج تمہارے ایمان و اخلاص کا امتحان ہے۔ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ کون اس کے جلال و جبروت کے سامنے سر جھکاتا ہے اور کون ہے جو دنیا کی ناپائیدار ہستیوں کے خوف سے خدا کی امانت میں خیانت کرتا ہے ؎

سرُور جو حق و باطل کے کارزار میں ہے
تُو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے

اسلام صرف عبادات کا نام نہیں ہے بلکہ وہ تمام مذہبی، تمدنی، اخلاقی، سیاسی ضرورتوں کے متعلق ایک کامل اور مکمل نظام رکھتا ہے، الحق اسی نظام کی ترویج و اشاعت اور تعارف و غلبہ کی تحریک کا علمبردار ہے جس کے پیشِ نظر اس کی مزید اشاعت و تعارف اور ترویج و افادہ کی ضرورت و اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے ؎

جرأت ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا مُلکِ خدا تنگ نہیں ہے

جو لوگ صرف اپنے ذاتی مطالعہ و استفادہ پر اکتفا کر کے زمانۂ موجودہ کی کشمکش میں مبتلا اذہان کی راہنمائی میں